السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک بیٹا شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے، اس کے ذمے بہت سا قرض ہے لیکن اس کے مالی وسائل انتہائی محدود ہیں، کیا میں اپنی کمائی میں سے اس کا قرض اتار سکتا ہوں جب کہ احادیث میں اولاد کے درمیان عدل ومساوات کرنے کی تاکید ہے؟ اس کے متعلق میری راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اولاد کے درمیان عدل واجب ہے، کسی کو دینا اور کسی کو محروم کرنا یا ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا حرام ہے، ہاں اگر کوئی معقول سبب ہو تو الگ بات ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔'' [1]

اگر اولاد میں سے کوئی بیمار ہے یا حصول علم میں کوشاں ہے تو ایسی وجوہات کی بنا ان پر دوسروں سے زیادہ خرچ کیا جا سکتا ہے، ہمارے رجحان کے مطابق عدل ومساوات کی دو اقسام ہیں:

ایک قسم تو وہ ہے کہ کچھ بچے اپنی صحت وبیماری میں خرچہ کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں، اس قسم کی ضرورت کے متعلق عدل کا تقاضا یہ ہے کہ ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے، کم اور زیادہ ضرورت مند کے درمیان کوئی فرق نہ کیا جائے۔

ایک قسم یہ ہے کہ ضروریات مشترک ہیں یعنی عطیہ، خرچہ اور شادی وغیرہ تو اس قسم میں کمی وبیشی کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن تمام بچوں پر مساوات کے ساتھ خرچ کیا جائے۔ لہٰذا اگر کوئی بچہ مقروض ہے اور اس کے مالی حالات انتہائی ناگفتہ بہ ہیں تو اگر باپ اپنے بیٹے کا قرضہ اتارنے میں اس کا تعاون کرتا ہے تو ان شاء اللہ ایسا کرنا مساوات کے خلاف نہیں ہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر مواخذہ نہیں کرے گا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الہبۃ: ۲۵۸۷۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:443

محدث فتویٰ